مغربی تہذیب اور اسلامی معاشرتی اقدار: ہم آہنگی اور تصادم کا تقابلی مطالعہ

Western Civilization and Islamic Social Values: A Comparative Study of Harmony and Conflict

Dr. Kamran Tahir [1]
Haider Hameed [2]

Abstract:

This research article explores the complex relationship between Western civilization and Islamic social values, analyzing both the points of harmony and the areas of conflict between the two systems. Western civilization, shaped by secular humanism, rationalism, material progress and individual liberty, has profoundly influenced global cultural, political and social structures. In contrast, Islamic social values are deeply rooted in divine revelation, the Qur'an and the Sunnah, emphasizing justice, modesty, family cohesion, equality and spiritual development as the foundation of human society.

The study identifies areas of harmony, such as the shared appreciation for justice, human dignity, educational advancement and social welfare. Both systems acknowledge the importance of knowledge and the necessity of safeguarding human rights, though they differ in philosophical underpinnings. On the other hand, significant conflicts emerge in the domains of secularism, family structure, gender roles, moral boundaries and consumerist culture. While Western civilization often prioritizes individual autonomy and material success, Islamic values place greater emphasis on collective responsibility, spirituality and ethical moderation. By employing a comparative analytical approach, this article highlights how Muslim societies experience a dual challenge: adopting beneficial aspects of modernity while preserving their spiritual and moral foundations. The research concludes that a balanced engagement with Western civilization requires Muslims to critically assess imported values, adopting what aligns with Islamic principles and resisting what undermines them. Ultimately, the study argues that the dialogue between Western and Islamic civilizations should focus on creating a framework of coexistence, enabling humanity to benefit from technological and intellectual progress without sacrificing ethical and spiritual integrity.

Keywords: *Western Civilization, Islamic Social Values, Harmony, Conflict, Comparative Study*

[1]. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Main Campus, The University of Lahore
[2]. M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Main Campus, The University of Lahore

۱۔ تمہید

تہذیب انسانی زندگی کے فکری و عملی پہلوؤں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو کسی قوم کے عقائد، اخلاقی اقدار، معاشرتی رویّوں اور علمی رجحانات کو ظاہر کرتا ہے۔ انسانی تاریخ میں مختلف تہذیبوں کا باہمی تعامل اور تصادم معاشرتی ارتقاء کا حصہ رہا ہے۔ اسلامی تہذیب نے ایک ہمہ گیر اور جامع نظامِ حیات پیش کیا جس کی بنیاد توحید، عدل، اخوت اور اخلاقِ حسنہ پر ہے۔ دوسری جانب موجودہ دور میں مغربی تہذیب اپنی سائنسی ترقی، سیاسی و جمہوری اداروں اور معاشرتی رویّوں کی بدولت پوری دنیا پر اثرانداز ہورہی ہے۔

مغربی تہذیب اور اسلامی معاشرتی اقدار کے مابین کئی پہلو ایسے ہیں جہاں ہم آہنگی اور مماثلت دکھائی دیتی ہے، جیسے تعلیم و تحقیق کا فروغ، انسانی فلاح و بہبود اور انصاف کے اصول۔ لیکن کئی پہلو ایسے ہیں جہاں دونوں کے درمیان واضح تصادم پایا جاتا ہے، مثلاً خاندانی نظام، مذہب کا مقام، اخلاقی اقدار اور معاشی و سماجی ڈھانچے۔ یہی ہم آہنگی اور تصادم اس مقالے کا مرکزی موضوع ہیں۔

۲۔ مغربی تہذیب: تاریخی و فکری پس منظر

مغربی تہذیب کی فکری جڑیں قدیم یونانی اور رومی افکار میں ملتی ہیں۔ یونان نے عقل پرستی اور فلسفے کی بنیاد رکھی جبکہ روم نے قانون اور سیاسی اداروں کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کیا۔[3]^3 بعدازاں عیسائیت کے اثرات نے یورپ کے فکری اور اخلاقی ڈھانچے کو تشکیل دیا، لیکن قرونِ وسطیٰ میں کلیسائی اجارہ داری نے اسے جمود کا شکار کردیا۔[4]

الف۔ نشاۃ ثانیہ (Renaissance) :

پندرھویں صدی میں نشاۃ ثانیہ نے یورپ میں فکری بیداری پیدا کی۔ فنونِ لطیفہ، سائنس اور فلسفہ نے ترقی کی اور عقل کو مذہبی روایت پر فوقیت ملنے لگی۔[5] یہ دور جدید مغربی تہذیب کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔

ب۔ اصلاحِ مذہب (Reformation) :

سولہویں صدی میں مارٹن لوتھر اور جان کیلون جیسے رہنماؤں نے چرچ کی اجارہ داری کے خلاف آواز بلند کی۔ اس تحریک نے مذہب کو اجتماعی زندگی کے بجائے ذاتی دائرے تک محدود کردیا اور سیکولرزم کی راہ ہموار کی۔[6]

ج۔ سائنسی انقلاب اور روشن خیالی (Scientific Revolution & Enlightenment) :

سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں سائنسی انقلاب اور روشن خیالی نے مغربی فکر کو یکسر بدل دیا۔ نیوٹن، ڈیکارٹ اور کانٹ جیسے مفکرین نے عقل اور تجربے کو علم کا اصل ذریعہ قرار دیا۔[7] روشن خیالی نے آزادی، فردیت اور جمہوریت کو بنیادی اصول بنایا۔

---

3. Bertrand Russell, *A History of Western Philosophy* (New York: Simon and Schuster, 1945), 68
4. Jacques Le Goff, *Medieval Civilization* (Oxford: Blackwell, 1990), 112
5. Peter Burke, *The Renaissance* (London: Macmillan, 1987), 29
6. Alister E. McGrath, *Reformation Thought: An Introduction* (Oxford: Blackwell, 1999), 77
7. Jonathan Israel, *Radical Enlightenment* (Oxford: Oxford University Press, 2001), 140

د۔ صنعتی انقلاب(Industrial Revolution) :

اٹھارہویں اور انیسویں صدی کے صنعتی انقلاب نے مغرب کو مادی اور معاشی طور پر طاقتور بنا دیا۔ سرمایہ دارانہ نظام نے معاشرتی و معاشی رویّوں کو بدل دیا اور نوآبادیاتی غلبہ نے مغربی اثرات کو پوری دنیا میں پھیلا دیا۔[8]

ر۔ جدید مغرب کی خصوصیات:

جدید مغربی تہذیب کی چند نمایاں خصوصیات یہ ہیں:

- **سیکولرزم** : مذہب کو ذاتی زندگی تک محدود کرنا۔[9]
- **فردیت** :(Individualism) فرد کی آزادی کو بنیادی اصول بنانا۔[10]
- **سائنس اور ٹیکنالوجی** : ترقی کا اصل معیار۔[11]
- **جمہوریت اور انسانی حقوق** : سیاسی و سماجی نظم کی بنیاد۔[12]
- **سرمایہ داری اور صارفیت** : معیشت کا غالب ماڈل۔[13]

یہ خصوصیات اسلامی معاشرتی اقدار پر براہِ راست اثرانداز ہوئیں اور ان کے تقابلی مطالعے سے ہم آہنگی اور تصادم دونوں پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔

۳۔ اسلامی معاشرتی اقدار کی بنیادیں

اسلامی معاشرتی اقدار کا سرچشمہ قرآنِ مجید، سنتِ نبوی ﷺ اور اسلامی فقہ ہے۔ یہ اقدار فرد اور معاشرے کے درمیان ایک متوازن رشتہ قائم کرتی ہیں اور ان کی بنیاد روحانی و اخلاقی اصولوں پر ہے۔

الف۔ توحید اور عبدیت:

اسلامی اقدار کی اصل بنیاد توحید ہے، جو انسان کو اللہ کی بندگی اور اطاعت پر قائم کرتی ہے۔[14] یہی تصور انسان کو ہر قسم کی غلامی اور ذلت سے آزاد کرتا ہے اور اسے صرف اللہ کے سامنے جواب دہ بناتا ہے۔

ب۔ عدل و انصاف:

اسلامی معاشرتی ڈھانچے کی ایک نمایاں قدر عدل ہے۔ قرآن کہتا ہے:

---

[8]. Eric Hobsbawm, *The Age of Revolution: Europe 1789–1848* (New York: Vintage, 1996), 201
[9]. Charles Taylor, *A Secular Age* (Cambridge: Harvard University Press, 2007), 3
[10]. Alexis de Tocqueville, *Democracy in America* (Chicago: University of Chicago Press, 2000), 55
[11]. David Wootton, *The Invention of Science* (New Haven: Yale University Press, 2015), 98
[12]. John Dunn, *Democracy: A History* (New York: Atlantic Monthly Press, 2005), 67
[13]. Karl Polanyi, *The Great Transformation* (Boston: Beacon Press, 2001), 45
[14]۔ فضل الرحمن، اسلام اور جدیدیت، لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، ۲۰۰۴ء، ص ۸۸۔

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ." [15]

"بے شک اللہ انصاف کا،احسان کا حکم دیتا ہے۔"

اس اصول کے تحت ہر فرد کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جاتا ہے۔

ج۔اخوت و مساوات:

اسلامی معاشرت میں نسل، رنگ اور زبان کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خطبۂ حجۃالوداع میں واضح فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔" [16]

د۔خاندان اور عفت:

اسلامی اقدار میں خاندان کو بنیادی اکائی تسلیم کیا گیا ہے۔ نکاح کو عفت و پاکدامنی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور والدین کے احترام کو بنیادی اخلاقی ذمہ داری سمجھا گیا ہے۔[17]

ر۔خیر خواہی اور خدمتِ خلق:

اسلامی معاشرتی اقدار میں ایثار، ہمدردی اور خدمتِ خلق کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔قرآن میں فرمایا گیا :

"وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ" [18]

"اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہو۔"

یہ رویہ معاشرتی ہم آہنگی کی بنیاد ہے۔ چنانچہ اسلامی معاشرتی اقدار کا یہ نظام انسانی زندگی کے ہر پہلو کو اخلاقی و روحانی بنیادوں پر استوار کرتا ہے اور مغربی تہذیب کے کئی پہلوؤں کے ساتھ مماثلت بھی رکھتا ہے۔

۴۔ مغربی تہذیب اور اسلامی اقدار: ہم آہنگی کے پہلو

اگرچہ مغربی تہذیب اور اسلامی معاشرتی اقدار میں کئی اختلافات ہیں، لیکن کچھ پہلو ایسے بھی ہیں جہاں دونوں میں ہم آہنگی اور اشتراک پایا جاتا ہے۔

---

[15]۔ النحل،۱۶: ۹۰۔

Al Nahl, 16:90

[16]۔ احمد بن حنبل،المسند، بیروت:مؤسسۃ الرسالہ،۱۹۹۹ء،۵/ ۴۱۱۔

Ahmad bin Hambal, *Al Musnad*, Beirut: Muassah al Risalah, 411/5

[17]۔ محمد بن اسماعیل بخاری،الجامع الصحیح،کتاب النکاح،باب الترغیب فی النکاح،بیروت:دار ابن کثیر،۱۹۸۷ء،۳/۲۲۶۔

Muhammad bin Ismail Bukhari, *Al Jami al Sahih*, Beirut: Dar Ibn Kathir, 1987, 226/3

[18]الحشر،۵۹: ۹۔

Al Hashr, 59:9.

الف۔ تعلیم و تحقیق کا فروغ:

اسلام نے علم کو ایمان کے بعد سب سے بڑی قدر قرار دیا ہے۔ قرآن میں سب سے پہلا حکم "اقْرَأْ"[19] ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"علم کا حصول ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔"[20]

مغربی تہذیب نے بھی تعلیم اور تحقیق کو ترقی کی بنیاد بنایا ہے۔ نشاۃ ثانیہ اور سائنسی انقلاب کے بعد مغرب نے علم کو آزاد تحقیق اور مشاہدے کی بنیاد پر فروغ دیا، جس کا نتیجہ جدید سائنسی و تکنیکی ترقی کی صورت میں نکلا۔ اس پہلو میں اسلامی اور مغربی اقدار ہم آہنگ دکھائی دیتی ہیں۔

ب۔ انسانی حقوق اور عدل:

اسلام نے انسانی حقوق کو بہت واضح انداز میں بیان کیا ہے، خواہ وہ جان کا تحفظ ہو، مال کی حرمت، عزت و آبرو کی حفاظت یا مذہبی آزادی۔[21] مغربی تہذیب نے بھی انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے (1948ء) کے ذریعے ان اصولوں کو اجاگر کیا۔[22] اگرچہ ان کی تعبیرات میں فرق ہے، لیکن عدل اور انسانی وقار کے تحفظ میں دونوں میں مماثلت ہے۔

ج۔ سوشل ویلفیئر اور خدمتِ خلق:

اسلامی نظام میں زکوٰۃ، صدقات اور اوقاف کے ذریعے فلاحی نظام قائم کیا گیا۔[23] مغرب نے بھی جدید ریاستی سطح پر سوشل سیکیورٹی، ہیلتھ انشورنس اور ویلفیئر اسٹیٹ کے اصولوں کو اپنایا۔[24] دونوں نظاموں کا مقصد کمزور طبقات کی فلاح اور معاشرتی انصاف ہے۔

---

[19]۔ العلق، ۹۶: ۱۔

Al Alaq, 96:1

[20]۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء، بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۴ء، ۸۱۱/۱۔

Ibn Majah, Muhammad bin Yazid, *Al Sunan*, Beirut: Dar ul Fiker, 1994, 811/1

[21]. Muhammad Hashim Kamali, *Principles of Islamic Jurisprudence*, Cambridge: Islamic Texts Society, 2003, 230

[22]. United Nations, *Universal Declaration of Human Rights*, New York: United Nations, 1948, 4

[23]۔ محمد نجات اللہ صدیقی، اسلامی اقتصادیات، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۹۲ء، ص ۱۳۴۔

Muḥammad Najātullāh Ṣiddīqī, *Islāmī Iqtiṣādiyāt*, Lahore: Idārah-yi Saqāfat-i Islāmiyyah, 1992, 134.

[24]. T. H. Marshall, *Citizenship and Social Class*, Cambridge: Cambridge University Press, 1992, 28

۵۔ مغربی تہذیب اور اسلامی اقدار: تصادم کے پہلو

اسلامی معاشرتی اقدار کا اصل سرچشمہ وحیِ الٰہی ہے، جب کہ مغربی تہذیب بنیادی طور پر انسانی عقل، سائنسی تجربات اور سیکولر فلسفے پر مبنی ہے۔ یہی بنیادی فرق کئی پہلوؤں میں تصادم کو جنم دیتا ہے۔

الف۔ خاندانی نظام:

اسلامی معاشرت میں خاندان کو بنیادی اکائی کی حیثیت حاصل ہے۔ نکاح کو عفت و پاکدامنی کا ذریعہ اور مرد و عورت کے تعلقات کو ایک مقدس معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن میں نکاح کو "میثاقاً غلیظاً"[25] کہا گیا ہے۔ خاندان کو مضبوط رکھنے کے لیے طلاق کو ناپسندیدہ عمل قرار دیا گیا اور والدین کے احترام کو لازمی قرار دیا گیا۔[26]

اس کے برعکس جدید مغربی تہذیب میں خاندانی نظام شدید بحران کا شکار ہے۔ فردیت (Individualism) کے بڑھتے ہوئے رجحان نے نکاح کی اہمیت کم کر دی ہے۔[27] ہم جنس پرستی (Same-Sex Marriage) کو قانونی جواز دینا مغربی معاشرت کا ایک ایسا پہلو ہے جو اسلامی اقدار سے براہِ راست متصادم ہے۔[28] اسی طرح شادی کے بغیر ساتھ رہنے (Cohabitation) اور طلاق کی بلند شرح نے خاندانی ادارے کو کمزور کر دیا ہے[29].

ب۔ مذہب اور سیکولرزم:

اسلام میں مذہب محض ذاتی معاملہ نہیں بلکہ اجتماعی اور سیاسی زندگی کی بنیاد ہے۔ قرآن کہتا ہے:

"وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ"[30]

"اور جو اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے، وہی کافر ہیں۔"

اسلامی تصور میں ریاست اور معاشرت کو دینی اصولوں کے مطابق ہونا لازمی ہے۔

25۔ النساء، ۴: ۲۱۔

An Nisa, 4:21

26۔ محمد بن اسماعیل بخاری، الجامع الصحیح، ۲/ ۸۶۷۔

Bukhārī, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, 2:867

27. Ulrich Beck and Elisabeth Beck-Gernsheim, *Individualization* (London: Sage Publications, 2002), 25

28. Andrew Koppelman, *The Gay Rights Question in Contemporary American Law* (Chicago: University of Chicago Press, 2002), 19

29. Anthony Giddens, *The Transformation of Intimacy* (Stanford: Stanford University Press, 1992), 65

30۔ المائدہ، ۵: ۴۴۔

Al Māyedah, 5:44

مغربی تہذیب میں مذہب کو اجتماعی زندگی سے خارج کر دیا گیا۔ اصلاحِ مذہب (Reformation) اور روشن خیالی (Enlightenment)کے بعد سیکولرزم کو اختیار کیا گیا جس کے مطابق مذہب کو صرف انفرادی دائرے تک محدود رکھا گیا۔[31] یہی رویہ اسلامی اقدار کے ساتھ سب سے بڑا تضاد ہے، کیونکہ اسلام دین و دنیا دونوں کو ایک لڑی میں پروتا ہے۔

ج۔اخلاقی اقدار:

اسلامی اخلاقیات کی بنیاد خیر و شر کے مطلق تصور پر ہے، جو وحی سے ماخوذ ہے۔ جھوٹ، چوری، زنا، سود اور ظلم کو ہر حال میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔[32] اس کے برعکس مغربی اخلاقیات کا سرچشمہ انسانی عقل اور معاشرتی معاہدہ (Social Contract) ہے۔ نتیجتاً وہاں اخلاقیات کی تعریف نسبتی (relative) بن گئی ہے۔ مثال کے طور پر مغربی معاشرت میں جنسی آزادی کو انفرادی حق سمجھا جاتا ہے، جب کہ اسلام اسے فحاشی اور عفت کے خلاف تصور کرتا ہے۔[33] اسی طرح مغربی فنون اور میڈیا میں عریانی اور ہیڈونزم (Hedonism) کو فروغ دیا جاتا ہے جو اسلامی اقدار سے متصادم ہے۔[34]

د۔معاشی و معاشرتی رویے:

اسلامی معیشت کا بنیادی اصول عدل، زکوٰۃ، سود کی حرمت اور دولت کی منصفانہ تقسیم ہے۔ قرآن کہتا ہے:

"يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ۔"[35]

اسلام سرمایہ کو چند ہاتھوں میں محدود ہونے سے روکتا ہے۔[36]

مغربی تہذیب نے سرمایہ دارانہ نظام کو اپنایا جس کی بنیاد سود اور صارفیت پر ہے۔[37] اس نظام نے عالمی سطح پر معاشی ناہمواری، غربت اور استحصال کو جنم دیا۔[38] اسلامی اور مغربی نظامِ معیشت کا یہ فرق نہ صرف نظریاتی بلکہ عملی تصادم کی صورت اختیار کر گیا ہے۔

---

[31]. Charles Taylor, *A Secular Age* (Cambridge: Harvard University Press, 2007), 6

[32]۔البقرہ، ۲: ۲۷۵–۲۷۹

Al Baqarah, 2: 275-279

[33]. Seyyed Hossein Nasr, *Islam and the Plight of Modern Man* (London: Islamic Texts Society, 2002), 121

[34]. Neil Postman, *Amusing Ourselves to Death* (New York: Penguin, 1985), 78

[35]۔ البقرہ، ۲: ۲۷۶۔

Al Baqarah, 2: 276

[36]۔ محمد نجات اللہ صدیقی، اسلام کا نظامِ معیشت ، ص۹۷۔

Muḥammad Najātullāh Ṣiddīqī, *Islāmī Iqtiṣādiyāt*, 97.

[37]. Karl Marx, *Capital: A Critique of Political Economy* (London: Penguin, 1990), 54

[38]. Joseph E. Stiglitz, *Globalization and Its Discontents* (New York: W.W. Norton, 2002), 89

۶۔ موجودہ دور کے چیلنجز

اسلامی معاشرتی اقدار کو آج کے دور میں کئی نئے چیلنجز درپیش ہیں جو زیادہ تر مغربی تہذیب کے غلبے اور عالمگیریت کے اثرات سے پیدا ہوئے ہیں۔

الف۔ عالمگیریت اور ثقافتی یلغار:

گلوبلائزیشن نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں بنا دیا ہے۔ میڈیا، انٹرنیٹ اور سوشل نیٹ ورکس کے ذریعے مغربی تہذیب کے افکار اور طرزِ زندگی براہِ راست مسلم معاشروں تک پہنچ رہے ہیں۔[39] یہ عمل اسلامی معاشرتی اقدار کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے کیونکہ نوجوان نسل مغربی طرزِ زندگی کو زیادہ کشش انگیز سمجھنے لگی ہے۔

ب۔ سیکولر افکار کی ترویج:

جدید تعلیم اور ریاستی ڈھانچوں کے ذریعے سیکولر فلسفہ مسلم معاشروں میں سرایت کرتا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں مذہب کو ذاتی زندگی تک محدود کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

ج۔ خاندانی نظام کی کمزوری:

مسلم معاشروں میں بھی طلاق کی شرح میں اضافہ، نکاح سے گریز اور مغربی میڈیا سے متاثر ہو کر آزاد تعلقات کا رجحان بڑھ رہا ہے۔[40] یہ اسلامی معاشرتی اقدار کے خلاف ہے۔

د۔ صارفیت اور مادیت:

مغربی سرمایہ داری نے صارفیت کو ایک عالمی رویہ بنا دیا ہے۔ نتیجتاً مسلم معاشروں میں بھی روحانیت اور ایثار کی بجائے مادہ پرستی اور ذاتی مفاد کو ترجیح دی جا رہی ہے۔[41]

ر۔ علمی و تحقیقی کمزوری:

اسلامی دنیا میں تحقیقی اداروں اور علمی خود مختاری کی کمی مغربی تہذیب کے فکری غلبے کو مزید مضبوط کرتی ہے۔[42]

۷۔ نتیجہ بحث

اس مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مغربی تہذیب اور اسلامی معاشرتی اقدار کے درمیان ایک پیچیدہ رشتہ موجود ہے، جس میں ہم آہنگی اور تصادم دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ تعلیم، تحقیق، انسانی حقوق اور سوشل ویلفیئر جیسے میدانوں میں دونوں تہذیبیں

---

39. Roland Robertson, *Globalization: Social Theory and Global Culture* (London: Sage Publications, 1992), 8

40. Mona Siddiqui, *Islam: An Introduction* (London: I.B. Tauris, 2015), 112

41. Zygmunt Bauman, *Consuming Life* (Cambridge: Polity Press, 2007), 24

42. Seyyed Hossein Nasr, *Knowledge and the Sacred* (Albany: SUNY Press, 1989), 88

مشترکہ قدروں پر زور دیتی ہیں۔تاہم خاندانی نظام، مذہب اور سیکولرزم، اخلاقیات اور معیشت کے میدان میں دونوں کے درمیان نمایاں اختلافات اور تضادات موجود ہیں۔اسلامی معاشرتی اقدار اپنی اساس میں روحانی، اخلاقی اور وحی پر مبنی ہیں، جب کہ مغربی تہذیب عقل پرستی، فردیت اور مادہ پرستی پر قائم ہے۔یہی بنیادی فرق ان دونوں کے تعلق کو ایک ہمہ گیر کشمکش کی صورت دیتا ہے۔

آج کے مسلم معاشروں کے لیے چیلنج یہ ہے کہ وہ مغربی تہذیب کی مثبت قدروں کو اپناتے ہوئے اپنی اسلامی اساس کو مضبوط کریں، تاکہ ایک ایسا معاشرتی نظام تشکیل دیا جاسکے جو نہ صرف روحانی واخلاقی بالیدگی فراہم کرے بلکہ عصری تقاضوں کو بھی پورا کرے۔یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر مسلم دنیا مغربی تہذیبی غلبے کا مقابلہ کر سکتی ہے اور اپنی تہذیبی شناخت کو محفوظ رکھ سکتی ہے۔

۸۔ تجاویز وسفارشات

مندرجہ بالا چیلنجز کے تناظر میں اسلامی معاشرتی اقدار کو محفوظ اور مؤثر بنانے کے لیے چند عملی اقدامات ضروری ہیں:

- ✓ اسلامی اقدار کو نصابِ تعلیم میں شامل کرتے ہوئے سائنسی وعصری علوم کو بھی فروغ دیا جائے تاکہ نوجوان ایک ہمہ گیر شخصیت کے حامل ہوں۔
- ✓ مسلم معاشروں کو چاہیے کہ جدید میڈیا کو محض مغربی ثقافت کے فروغ کا ذریعہ نہ بننے دیں بلکہ اسے اسلامی تہذیب، اخلاقیات اور خاندانی نظام کی ترویج کے لیے استعمال کریں۔
- ✓ نکاح کو آسان بنایا جائے اور اسلامی قوانین کے مطابق خاندانی ادارے کو مضبوط کیا جائے۔والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ نوجوان نسل کی تربیت میں اسلامی اقدار کو مرکزی حیثیت دیں۔
- ✓ سود سے پاک بینکاری اور زکوۃ کے مؤثر نظام کو رائج کر کے اسلامی معاشرتی انصاف کو عملی شکل دی جاسکتی ہے۔
- ✓ مسلم جامعات اور تحقیقی اداروں کو چاہیے کہ اسلامی فکر کے جدید تقاضوں کے مطابق تحقیق کریں اور مغربی فلسفے کا تنقیدی مطالعہ کر کے متبادل اسلامی ماڈل پیش کریں۔